دارالعلوم حقانیہ مدنی فیوض اور برکات کا منبع ہے

حقانیہ' دارالعلوم دیوبند کا پاکستانی ایڈیشن ہے

' دارالعلوم حقانیہ شہدائے بالاکوٹ کے مشن کی تکمیل ہے

علماء بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کی دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری اور تاثرات کا اظہار

۳۰ ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز سے ملاقات اور حالات حاضرہ پر تبادلہ خیالات اور دارالعلوم دیکھنے کے لیے بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) سے جمیعۃ علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے حضرات علماء کرام کی ایک جماعت دارالعلوم تشریف لائی جس میں مولانا پیر محسن الدین احمد صاحب رنگ پورا، امیر جمعیۃ العلماء اسلام مولانا ابوالحسن صاحب جسری نائب صدر، مولانا محی الدین خان ایڈیٹر "مدینہ" "نیا زمانہ" ڈھاکہ، مولانا ذاکر احمد صاحب خطیب شاہی مسجد چاٹگام، مولانا شوکت علی صاحب کھلنا اور مولانا عبدالجبار صاحب ناظم جمعیۃ ڈھاکہ شامل تھے۔ دارالعلوم کا معائنہ فرما کر سب حضرات نے نہایت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ عصر سے قبل دارالعلوم کے دارالحدیث میں طلبہ سے علم کی اہمیت اور فضلیت پر مختصر آ کئی حضرات نے روشنی ڈالی۔

جناب پیر محسن الدین صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ علم وہ ہے جو اللہ کے ہاں محبوب ہے، جو اللہ کو پہنچاننے اور اخلاق سنوارنے کا ذریعہ ہو، اور وہ علم جس کو آج کی دنیا سیکھ رہی ہے اس سے انسان کو انسان بننے کا راستہ بھی نہیں ملتا۔ یہاں کے علوم نبوت سے آپ کو اخلاق کی تربیت خلق خدا کی اصلاح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع جیسی دولت میسر ہو گی، یہ وہ علم ہے جس کے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند درجات ہیں۔ آپ نے فرمایا یہاں حاضر ہو کر دل کو تسکین حاصل ہوئی نظم ونسق کے علاوہ روحانی قدر و قیمت بھی یہاں موجود ہے۔

مولانا ابوالحسن صاحب نے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب میرے زمانہ دیوبند کے شفیق استاد ہیں۔ یہی شوق مجھے کشاں کشاں یہاں تک لے آیا ہے اور آج دارالعلوم کو دیکھ کر میری روح میں تروتازگی پیدا ہوئی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدنی فیوضات کا ایک منبع ہے۔ علم کی فضلیت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی تقسیم کی ہے، ایک وہ جو دل میں اترے صرف زبان تک نہ رہے، وہ علم نافع ہے آگے اس کی ٹہنیاں نکلیں گی اور تمام اعضاء پر محیط ہو گا۔

بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کے پر جوش ملی وقومی کارکن اور صحافی مولانا محی الدین خان ایڈیٹر "نیا زمانہ" نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ دارالعلوم دیوبند کا پاکستانی ایڈیشن ہے۔ اس کے یہاں